نماز باجماعت

برادرانِ اسلام! پچھلے خطبوں میں تو میں نے آپکے سامنے "صرف" نماز کے فائدے بیان کیے تھے جن سے آپنے اندازہ کیا ہوگا کہ یہ عبادت بجائے خود کیسی زبردست چیز ہے، کس طرح انسان میں بندگی کا کمال پیدا کرتی ہے، اور کس طرح اسکو بندگی کا حق ادا کرنے کے قابل بناتی ہے۔ اب میں آپکو نماز باجماعت کے فائدے بتانا چاہتا ہوں جنہیں سُن کر آپ اندازہ کرینگے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و احسان سے کس طرح ایک ہی چیز میں ہمارے لیے ساری نعمتیں جمع کردی ہیں۔ اول تو نماز خود ہی کیا کم تھی کہ اسکے ساتھ جماعت کا حکم دے کر اسکو دو آتشہ کردیا گیا، اور اسکے اندر وہ طاقت بھر دی گئی جو انسان کی کایا پلٹ دینے میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔

پہلے آپ سے کہہ چکا ہوں کہ زندگی میں ہر وقت اپنے آپ کو خدا کا بندہ سمجھنا، اور فرماں بردار غلام کی طرح مالک کی مرضی کا تابع بن کر رہنا، اور مالک کا حکم بجا لانے کے لیے ہر وقت تیار رہنا اصلی عبادت ہے، اور نماز اسی عبادت کے لیے انسان کو تیار کرتی ہے۔ یہ بھی آپکو بتا چکا ہوں کہ اس عبادت کے لیے انسان میں جتنی صفات کی ضرورت ہے وہ سب نماز پیدا کرتی ہے۔ بندگی کا احساس خدا اور اسکے رسول اور اسکی کتاب پر ایمان۔ آخرت کا یقین۔ خدا کا خوف۔ خدا کو عالم الغیب جاننا اور اسکو ہر وقت اپنے سے قریب سمجھنا۔ خدا کی فرمانبرداری کے لیے ہر حال میں مستعد رہنا۔ خدا کے احکام سے واقف ہونا۔ یہ اور ایسی ہی تمام صفتیں نماز آدمی کے اندر پیدا کردیتی ہے جو اسکو صحیح معنوں میں خدا کا بندہ بنانے کے لیے ضروری ہیں۔

مگر آپ ذرا غور سے دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ انسان اپنی جگہ خواہ کتنا ہی کامل ہو، لیکن وہ خدا کی بندگی کا پورا حق ادا نہیں کر سکتا جب تک کہ دوسرے بندے بھی اسکے مددگار نہ ہوں خدا کے تمام احکام بجا نہیں لا سکتا جب تک کہ وہ بہت سے لوگ جنکے ساتھ رات دن اس کا رہنا سہنا ہے، جن سے ہر وقت اسکو معاملہ پیش آتا ہے، اس فرمانبرداری میں اس کا ساتھ نہ دیں۔ آدمی دنیا میں اکیلا تو پیدا نہیں ہوا ہے۔ نہ اکیلا رہ کر کوئی کام کر سکتا ہے۔ اسکی ساری زندگی اپنے بھائی بندوں، دوستوں اور ہمسایوں، معاملہ داروں اور زندگی کے بے شمار ساتھیوں سے ہزاروں قسم کے تعلقات میں جکڑی ہوئی ہے۔ اللہ کے احکام بھی تنہا ایک آدمی کے لیے نہیں ہیں بلکہ انہی تعلقات کو درست کرنے کے لیے ہیں۔ اب اگر یہ سب لوگ خدا کے احکام بجالانے میں ایک دوسرے کا ساتھ دیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں، تب تو سب فرماں بردار بندے بن سکتے ہیں۔ اور اگر سب نافرمانی پر تلے ہوئے ہوں، یا انکے تعلقات اس قسم کے ہوں کہ وہ خدا کے احکام بجالانے میں ایک دوسرے کی مدد نہ کریں، تو ایک اکیلے آدمی کے لیے ناممکن ہے کہ وہ اپنی زندگی میں خدا کے قانون پر ٹھیک ٹھیک عمل کر سکے۔

اسکے ساتھ جب آپ قرآن کو غور سے پڑھینگے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ خدا کا حکم صرف یہی نہیں ہے کہ آپ خود اللہ کے مطیع و فرمانبردار بندے بنیں، بلکہ ساتھ ساتھ یہ حکم بھی ہے کہ دنیا کو خدا کا مطیع و فرمانبردار بنائیں۔ دنیا میں خدا کے قانون کو پھیلائیں اور جاری کریں۔ شیطان کا قانون جہاں جہاں چل رہا ہو اسکو مٹا دیں، اور اسکی جگہ اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ کے قانون کی حکومت قائم کریں۔ یہ زبردست خدمت جو اللہ نے آپکے سپرد کی ہے، اسکو ایک اکیلا مسلمان انجام نہیں دے سکتا۔ اور اگر کروڑوں مسلمان بھی ہوں، مگر الگ الگ رہ کر کوشش کریں تب بھی وہ شیطان کے بندوں کی منظم طاقت کو نیچا نہیں دکھا سکتے۔ اسکے لیے بھی ضرورت ہے کہ مسلمان ایک جتھا بنیں، ایک دوسرے کے مددگار ہوں، ایک دوسرے کی پشت پناہ بن جائیں، اور سب مل کر ایک ہی مقصد کے لیے

جدوجہد کریں۔

پھر زیادہ گہری نظر سے جب آپ دیکھیںگے تو یہ بات آپ پر کھلیگی کہ اتنے بڑے مقصد کے لیے فقط مسلمانوں کا مل جانا ہی کافی نہیں ہے، بلکہ اسکی بھی ضرورت ہے کہ یہ ملنا بالکل صحیح طریق پر ہو، یعنی مسلمانوں کی جماعت اس طرح بنے کہ ایک دوسرے کے ساتھ انکے تعلقات ٹھیک ٹھیک جیسے ہونے چاہییں ویسے ہی ہوں۔ انکے آپس کے تعلق میں کوئی خرابی نہ رہنے پائے۔ ان میں پوری یک جہتی ہو۔ وہ ایک سردار کی اطاعت کریں۔ اسکے حکم پر حرکت کرنیکی عادت ان میں پیدا ہو، اور وہ یہ بھی سمجھ لیں کہ اپنے سردار کی فرمانبرداری انہیں کس طرح اور کہاں تک کرنی چاہیے، اور نافرمانی کے مواقع کونسے ہیں۔

ان سب باتوں کو نظر میں رکھ کر دیکھیے کہ نماز باجماعت کس طرح یہ سارے کام کرتی ہے۔

حکم ہے کہ اذان کی آواز سن کر اپنے اپنے کام چھوڑو اور مسجد کی طرف آجاؤ۔ یہ طلبی کی پکار سُن کر ہر طرف سے مسلمانوں کا اُٹھنا اور ایک مرکز پر جمع ہو جانا انکے اندر وہی کیفیت پیدا کرتا ہے جو فوج کی ہوتی ہے۔ فوجی سپاہی جہاں جہاں بھی ہوں، بگل کی آواز سنتے ہی سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارا کمانڈر بلا رہا ہے۔ اس طلبی پر سب کے دل میں ایک ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے، یعنی کمانڈر کے حکم کی پیروی کا خیال۔ اور اس خیال کے مطابق سب ایک ہی کام کرتے ہیں، یعنی اپنی اپنی جگہ سے اس آواز پر دوڑ پڑتے ہیں اور ہر طرف سے سمٹ کر ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں۔ فوج میں یہ طریقہ کس لیے اختیار کیا گیا ہے؟ اسی لیے کہ اول تو ہر ہر سپاہی میں الگ الگ حکم ماننے اور اس پر مستعدی کے ساتھ عمل کرنے کی خصلت اور عادت پیدا ہو، اور پھر ساتھ ہی ساتھ ایسے تمام فرمانبردار سپاہی مل کر ایک گروہ، ایک جتھا، ایک ٹیم بھی بن جائیں اور ان میں یہ عادت بھی پیدا ہو جائے کہ کمانڈر کے حکم پر ایک ہی وقت میں ایک جگہ سب جمع ہو جایا کریں، تاکہ جب کوئی مہم پیش آئے تو ساری فوج ایک آواز پر ایک مقصد کے لیے اکٹھی ہو کر کام کر سکے ۔۔ ایسا نہ ہو کہ سارے سپاہی اپنی اپنی جگہ تو بڑے تیس مار خاں ہوں مگر

کام کے موقع پر جمع ہو کر نہ لڑ سکیں، بلکہ ہر ایک اپنی مرضی کے مطابق جدھر چاہے چلا جائے۔ ایسی حالت اگر کسی فوج کی ہو تو اسکے ہزار بہادر سپاہیوں کو غنیم کے پچاس سپاہیوں کا ایک دستہ الگ الگ پکڑ کے ختم کر سکتا ہے۔ بس اسی اصول پر مسلمانوں کے لیے بھی یہ قاعدہ مقرر کیا گیا ہے کہ جو مسلمان جہاں اذان کی آواز سنے، سب کام چھوڑ کر اپنے قریب کی مسجد کا رخ کرے، تاکہ سب مسلمان مل کر اللہ کی فوج بن جائیں۔ اس اجتماع کی مشق انکو روزانہ پانچ وقت کرائی جاتی ہے۔ کیونکہ دنیا کی ساری فوجوں سے بڑھ کر سخت ڈیوٹی اس خدائی فوج کی ہے۔ دوسری فوجوں کے لیے تو مدتوں میں کبھی ایک مہم پیش آتی ہے اور اُسکی خاطر انکو یہ ساری فوجی مشقیں کرائی جاتی ہیں۔ مگر اس خدائی فوج کو ہر وقت شیطانی طاقتوں کے ساتھ لڑنا ہے، اور ہر وقت اپنے کمانڈر کے احکام کی تعمیل کرنی ہے۔ اسلیے اسکے ساتھ یہ بھی بہت بڑی رعایت ہے کہ اسے روزانہ صرف پانچ مرتبہ خدائی بگل کی آواز پر دوڑنے اور خدائی چھاؤنی، یعنی مسجد میں جمع ہونے کا حکم دیا گیا ہے۔

یہ تو محض اذان کا فائدہ تھا۔ اب آپ مسجد میں جمع ہوتے ہیں، اور صرف اس جمع ہونے میں بے شمار فائدے ہیں۔ یہاں جو آپ جمع ہوئے تو آپ نے ایک دوسرے کو دیکھا، پہچانا، ایک دوسرے سے واقف ہوئے۔ یہ دیکھنا، پہچاننا، واقف ہونا، کس حیثیت سے ہے؟ اس حیثیت سے کہ آپ سب ایک خدا کے بندے ہیں۔ ایک رسول کے پیرو ہیں۔ ایک کتاب کے ماننے والے ہیں۔ ایک ہی مقصد آپ سب کی زندگی کا ہے۔ اسی ایک مقصد کو پورا کرنے کے لیے آپ یہاں جمع ہوئے ہیں اور اسی مقصد کو یہاں سے واپس جا کر بھی آپ کو پورا کرنا ہے۔ اس قسم کی آشنائی، اس قسم کی واقفیت آپ میں خود بخود یہ خیال پیدا کر دیتی ہے کہ آپ سب ایک قوم ہیں، ایک ہی فوج کے سپاہی ہیں، ایک دوسرے کے بھائی ہیں، دنیا میں آپ کی اغراض، آپ کے مقاصد، آپ کے نقصانات اور آپ کے فوائد سب مشترک ہیں، اور آپ کی زندگیاں ایک دوسرے کے ساتھ وابستہ ہیں۔

پھر آپ جو ایک دوسرے کو دیکھینگے تو ظاہر ہے کہ آنکھیں کھول کر ہی دیکھینگے - اور یہ دیکھنا بھی دشمن کا دشمن کو دیکھنا نہیں بلکہ دوست کا دوست کو اور بھائی کا بھائی کو دیکھنا ہوگا - اس نظر سے جب آپ دیکھینگے کہ میرا کوئی بھائی پھٹے پرانے کپڑوں میں ہے، کوئی پریشان صورت ہے، کوئی فاقہ زدہ چہرہ لیے ہوئے آیا ہے، کوئی معذور، لنگڑا، لولا یا اندھا ہے، تو خواہ مخواہ آپ کے دل میں ہمدردی پیدا ہوگی - آپ میں سے جو خوشحال ہیں وہ غریبوں اور بے کسوں پر رحم کھائینگے جو بدحال ہیں انہیں امیروں تک پہنچنے اور ان سے اپنا حال کہنے کی ہمت پیدا ہوگی - کسی کے متعلق معلوم ہوگا کہ بیمار ہے یا کسی مصیبت میں پھنس گیا ہے اسلیے مسجد میں نہیں آیا تو اسکی عیادت کو جانے کا خیال پیدا ہوگا - کسی کے مرنے کی خبر ملی تو سب مل کر اسکے لیے نماز جنازہ پڑھینگے اور غم زدہ عزیزوں کے غم میں شریک ہونگے - یہ سب باتیں آپ کی باہمی محبت کو بڑھانے والی اور ایک دوسرے کا مددگار بنانے والی ہیں -

اسکے بعد اور ذرا غور کیجیے - یہاں جو آپ جمع ہوئے ہیں تو ایک پاک جگہ پاک مقصد کے لیے جمع ہوئے ہیں - یہ چوروں اور شرابیوں اور جوئے بازوں کا اجتماع تو نہیں ہے کہ سب کے دل میں ناپاک ارادے بھرے ہوئے ہوں - یہ تو اللہ کے بندوں کا اجتماع ہے، اللہ کی عبادت کے لیے، اللہ کے گھر میں سب اپنے خدا کے سامنے بندگی کا اقرار کرنے حاضر ہوئے ہیں - ایسے موقع پر اول تو ایماندار آدمی میں خود ہی اپنے گناہوں پر شرمندگی کا احساس ہوتا ہے - لیکن اگر اس نے کوئی گناہ اپنے دوسرے بھائی کے سامنے کیا تھا، اور وہ بھی یہاں مسجد میں موجود ہے تو محض اسکی نگاہوں کا سامنا ہو جانا ہی اسکے لیے کافی ہے کہ گناہ گار اپنے دل میں کٹ کٹ جائے - اور اگر کہیں مسلمانوں میں ایک دوسرے کو نصیحت کرنے کا جذبہ بھی موجود ہو، اور وہ جانتے ہوں کہ ہمدردی و محبت کے ساتھ ایک دوسرے کی اصلاح کس طرح کرنی چاہیے، تو یقین جانیے کہ یہ اجتماع انتہائی رحمت و برکت کا موجب ہوگا - اس طرح سب مسلمان مل کر

ایک دوسرے کی خرابیوں کو دور کرینگے ، ایک دوسرے کی کمی پوری کرینگے ، اور پوری جماعت نیکوں اور صالحوں کی جماعت بنتی چلی جائیگی۔

یہ صرف مسجد میں جمع ہونے کی برکتیں ہیں۔ اسکے بعد یہ دیکھیے کہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے میں کتنی برکات پوشیدہ ہیں۔ آپ سب ایک صف میں ایک دوسرے کے برابر کھڑے ہوتے ہیں۔ نہ کوئی بڑا ہے نہ چھوٹا۔ نہ کوئی اونچے درجے کا ہے نہ نیچے درجے کا۔ خدا کے دربار میں خدا کے سامنے سب ایک درجے میں ہیں۔ کسی کا ہاتھ لگنے اور کسی کے چھو جانے سے کوئی ناپاک نہیں ہوتا، سب پاک ہیں، اسلیے کہ سب انسان ہیں، ایک خدا کے بندے ہیں، اور ایک ہی دین کے ماننے والے ہیں۔ آپ میں خاندانوں اور قبیلوں اور ملکوں اور زبانوں کا بھی کوئی فرق نہیں۔ کوئی سید ہے، کوئی پٹھان ہے۔ کوئی راجپوت ہے۔ کوئی جاٹ ہے۔ کوئی کسی ملک کا رہنے والا ہے اور کوئی کسی ملک کا۔ کسی کی زبان کچھ ہے اور کسی کی کچھ۔ مگر سب ایک صف میں کھڑے ایک خدا کی عبادت کر رہے ہیں۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سب ایک قوم ہیں۔ یہ حسب نسب، اور برادریوں اور قوموں کی تقسیم سب جھوٹی ہے۔ سب سے بڑا تعلق آپ کے درمیان خدا کی بندگی و عبادت کا تعلق ہے۔ اس میں جب آپ سب ایک ہیں تو پھر کسی معاملہ میں بھی کیوں الگ ہوں؟

پھر جب آپ ایک صف میں کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے ہوتے ہیں تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک فوج اپنے بادشاہ کے سامنے خدمت کے لیے کھڑی ہے۔ صف باندھ کر کھڑے ہونے اور مل کر ایک ساتھ حرکت کرنے سے آپ کے دلوں میں یکجہتی پیدا ہوتی ہے۔ آپ کو یہ مشق کرائی جاتی ہے کہ خدا کی بندگی میں اس طرح ہو جاؤ کہ سب کے ہاتھ ایک ساتھ اٹھیں اور سب کے پاؤں ایک ساتھ چلیں، گویا آپ دس یا بیس یا سو ہزار آدمی نہیں ہیں بلکہ مل کر ایک آدمی کی طرح بن گئے ہیں۔

اس جماعت اور اس صف بندی کے بعد آپ کرتے کیا ہیں۔ یک زبان ہو کر اپنے مالک

سے عرض کرتے ہیں کہ ایاك نعبد و ایاك نستعین "ہم سب تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں" اھدنا الصراط المستقیم "ہم سب کو سیدھے رستے پر چلا" ربنا لك الحمد "ہمارے پروردگار تیرے ہی لیے حمد ہے" السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین "ہم سب پر سلامتی ہو اور اللہ کے تمام نیک بندوں پر" پھر نماز ختم کرکے آپ سب ایک دوسرے کے لیے سلامتی اور رحمت کی دعا کرتے ہیں کہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اسکے معنی یہ ہوئے کہ آپ سب ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں۔ سب مل کر ایک ہی مالک سے سب کے لیے بھلائی کی دعا کرتے ہیں۔ آپ اکیلے اکیلے نہیں ہیں۔ آپ میں سے کوئی تنہا سب کچھ اپنے لیے نہیں مانگتا۔ بلکہ ہر ایک کی یہی دعا ہے کہ سب پر خدا کا فضل ہو، سب کو ایک ہی سیدھے رستے پر چلنے کی توفیق بخشی جائے، اور سب خدا کی سلامتی میں شامل ہوں۔ اس طرح یہ نماز آپ کے دلوں کو جوڑتی ہے، آپ کے خیالات میں یکسانی پیدا کرتی ہے، اور آپ میں خیر خواہی کا تعلق پیدا کرتی ہے۔

مگر دیکھیے کہ جماعت کی نماز آپ کبھی امام کے بغیر نہیں پڑھتے۔ دو آدمی بھی مل کر پڑھینگے تو ایک امام ہوگا اور دوسرا مقتدی۔ جماعت جب کھڑی ہو جائے تو اس سے الگ ہو کر نماز پڑھنا سخت ممنوع ہے، بلکہ ایسی نماز ہوتی ہی نہیں۔ حکم ہے کہ جو آتا جائے، اسی امام کے پیچھے جماعت میں شریک ہوتا جائے۔ یہ سب چیزیں محض نماز ہی کے لیے نہیں ہیں، بلکہ ان میں دراصل آپ کو یہ سبق دیا گیا ہے کہ مسلمان کی حیثیت سے زندگی بسر کرنی ہے تو اس طرح جماعت بن کر رہو۔ تمہاری جماعت، جماعت ہی نہیں ہو سکتی جب تک کہ تمہارا کوئی امام نہ ہو۔ اور جماعت جب بن جائے تو اس سے الگ ہونے کے معنی یہ ہیں کہ تمہاری زندگی مسلمان کی زندگی نہیں رہی۔

صرف اسی پر بس نہیں کیا گیا بلکہ جماعت میں امام اور مقتدیوں کا تعلق اس طور پر قائم کیا گیا

جس سے آپکو معلوم ہو جائے کہ اس چھوٹی مسجد کے باہر اُس عظیم الشان مسجد میں جس کا نام "زمین" ہے آپکے امام کی کیا حیثیت ہے، اسکے فرائض کیا ہیں، اسکے حقوق کیا ہیں؟ آپکو کس طرح اسکی اطاعت کرنی چاہیے اور کن باتوں میں کرنی چاہیے، اگر وہ غلطی کرے تو آپ کیا کریں، کہاں تک آپ کو غلطی میں بھی اسکی پیروی کرنی چاہیے، کہاں آپ اسکو ٹوکنے کے مجاز ہیں، کہاں آپ اس سے مطالبہ کر سکتے ہیں کہ اپنی غلطی کی اصلاح کرے، اور کس موقع پر آپ اسکو امامت سے ہٹا سکتے ہیں۔ یہ سب گویا چھوٹے پیمانے پر ایک بڑی سلطنت کو چلانے کی مشق ہے جو ہر روز پانچ مرتبہ آپ سے ہر چھوٹی سے چھوٹی مسجد میں کرائی جاتی ہے۔

یہاں اتنا موقع نہیں کہ میں ان ساری تفصیلات کو بیان کروں مگر چند موٹی موٹی باتیں بیان کرتا ہوں۔

حکم ہے کہ امام ایسے شخص کو بنایا جائے جو پرہیزگار ہو، علم میں زیادہ ہو، قرآن زیادہ جانتا ہو، اور سن رسیدہ بھی ہو۔ حدیث میں ترتیب بھی بتادی گئی ہے کہ ان صفات میں کون سی صفت کس صفت پر مقدم ہے۔ یہیں سے یہ تعلیم بھی دیدی گئی کہ سردار قوم کے انتخاب میں کن باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے۔

حکم ہے کہ امام ایسا شخص نہ ہو جس سے جماعت کی اکثریت ناراض ہو۔ یوں تو تھوڑے بہت مخالف کس کے نہیں ہوتے۔ لیکن اگر جماعت میں زیادہ تر آدمی کسی شخص سے نفرت رکھتے ہوں تو اسے امام نہ بنایا جائے۔ یہاں پھر سردار قوم کے انتخاب کا ایک قاعدہ بتادیا گیا۔

حکم ہے کہ جو شخص جماعت کا امام بنایا جائے وہ نماز ایسی پڑھائے کہ جماعت کے ضعیف ترین آدمی کو بھی تکلیف نہ ہو۔ محض جوان، مضبوط، تندرست اور فرصت والے آدمیوں کو ہی پیش نظر رکھ کر لمبی لمبی قرآت اور لمبے لمبے رکوع اور سجدے نہ کرنے لگے، بلکہ یہ بھی دیکھے کہ جماعت میں بوڑھے بھی

ہیں، بیمار بھی ہیں، کمزور بھی ہیں اور ایسے مشغول آدمی بھی ہیں جو جلدی نماز پڑھ کر اپنے کام پر جانا چاہتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ میں یہاں تک رحم اور شفقت کا نمونہ پیش فرمایا ہے کہ نماز پڑھاتے میں کسی بچے کے رونے کی آواز آجاتی تو نماز مختصر کر دیتے تھے تاکہ اگر بچے کی ماں جماعت میں شریک ہے تو اسے تکلیف نہ ہو۔ یہ گویا سردار قوم کو تعلیم دی گئی ہے کہ وہ جب سردار بنایا جائے تو قوم کے ساتھ اس کا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے۔

حکم ہے کہ امام کو اگر نماز پڑھاتے ہیں کوئی ایسا حادثہ پیش آئے جسکی وجہ سے وہ نماز پڑھانے کے قابل نہ رہے تو فوراً ہٹ جائے اور اپنی جگہ پیچھے کے آدمی کو کھڑا کر دے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ سردار قوم کا بھی یہی فرض ہے۔ جب وہ سرداری کے قابل اپنے آپ کو نہ پائے تو اسے خود ہٹ جانا چاہیے اور دوسرے اہل آدمی کے لیے جگہ خالی کر دینی چاہیے۔ اس میں نہ شرم کا کچھ کام ہے اور نہ خود غرضی کا۔

حکم ہے کہ امام کے فعل کی سختی کے ساتھ پابندی کرو۔ اس کی حرکت سے پہلے حرکت کرنا سخت ممنوع ہے، یہاں تک کہ جو شخص امام سے پہلے رکوع یا سجدے میں جائے اسکے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ وہ گدھے کی صورت میں اٹھایا جائیگا۔ یہاں گویا قوم کو سبق دیا گیا ہے کہ اسے اپنے سردار کی اطاعت کس طرح کرنی چاہیے۔

امام اگر نماز میں غلطی کرے، مثلاً جہاں اسے بیٹھنا چاہیے تھا وہاں کھڑا ہو جائے یا جہاں کھڑا ہونا چاہیے تھا وہاں بیٹھ جائے تو حکم ہے کہ سبحان اللہ کہہ کر اسے غلطی پر متنبہ کرو۔ سبحان اللہ کے معنی ہیں "اللہ پاک ہے"۔ امام کی غلطی پر سبحان اللہ کہنے کا مطلب یہ ہوا کہ غلطی سے تو صرف اللہ ہی پاک ہے۔ تم انسان ہو تم سے بھول چوک ہو جانا کوئی تعجب کی بات نہیں۔ یہ طریقہ ہے امام کو ٹوکنے کا۔ اور جب اس طرح اسے ٹوکا جائے تو اسکو لازم ہے کہ بلا کسی شرم و لحاظ کے اپنی غلطی کی اصلاح کرے۔

البتہ اگر ٹوکے جانے کے باوجود امام کو یقین ہو کہ اس نے صحیح فعل کیا ہے تو وہ اپنے یقین کے مطابق عمل کرسکتا ہے اور اس صورت میں جماعت کا کام یہ ہے کہ اسکے عمل کو غلط جاننے کے باوجود اس کا ساتھ دیں۔ نماز ختم ہونے کے بعد وہ حق رکھتے ہیں کہ امام پر اسکی غلطی ثابت کریں اور نماز دوبارہ پڑھانے کا اس سے مطالبہ کریں۔

امام کے ساتھ جماعت کا یہ برتاؤ صرف ان حالات کے لیے ہے جبکہ غلطی چھوٹی چھوٹی باتوں میں ہو لیکن اگر امام سنت نبوی کے خلاف نماز کی ترکیب بدل دے، یا نماز میں قرآن کو جان بوجھ کر غلط پڑھے یا نماز پڑھاتے ہوئے کفر و شرک یا صریح گناہ کا ارتکاب کرے تو جماعت کا فرض ہے کہ اسی وقت نماز توڑ کر اس امام سے الگ ہو جائے۔

یہ سب ہدایتیں ایسی ہیں جن میں پوری تعلیم دیدی گئی ہے کہ تم کو اپنی قومی زندگی میں اپنے سردار کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے۔

برادران اسلام! یہ فوائد جو میں نے نماز باجماعت کے بیان کیے ہیں ان سے آپ نے اندازہ کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے اس ایک عبادت میں جو دن بھر میں پانچ مرتبہ صرف چند منٹ کے لیے ادا کی جاتی ہے، کس طرح دنیا اور آخرت کی تمام بھلائیاں آپ کے لیے جمع کردی ہیں، کس طرح یہی ایک چیز آپکو تمام سعادتوں سے مالا مال کردیتی ہے، اور کس طرح یہ آپکو اللہ کی غلامی اور دنیا کی حکمرانی کے لیے تیار کرتی ہے۔ اب آپ ضرور سوال کرینگے کہ جب نماز ایسی چیز ہے تو جو فائدے اسکے تم بیان کرتے ہو یہ حاصل کیوں نہیں ہوتے؟ اس کا جواب انشاء اللہ آئندہ خطبہ میں دونگا۔